© rasailojaraid.com

ترقی معکوس کا عکس بعض اہل حدیث پر

ع
مین الزام اونکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

مضمون ترقی معکوس مندرج نمبر ۷ جلد ۵ مین ہمنے اپنے علاقی[*] بہائیون حنفیہ وغیرہ کو ترقی معکوس کا الزام دیا تھا افسوس وہ الزام ہمارے عینی[*] بہائیون اہل حدیث کی طرف بہی عاید ہوگیا ہے اُنہون نے بہی اب وہی عمل شروع کر دیا ہے جو پہلے عام مسلمانون مین جاری تھا کہ ایک دوسرے کو رافضی کہتا تھا اور وہ اُسکو خارجی - یہہ اوسکو وہابی کہتا تھا اور وہ اوسکو بدعتی وعلی ہذا - پہر ان القاب وخطابات کے ساتھ ایک دوسرے کو کافر بناتا اور مسلمانونکا نمبر گھٹاتا تھا یہی عمل بعینہ اب ہمارے بعض بہائیون اہل حدیث نے اختیار کر لیا ہے -

بعض اپنی گروہ کے مثبتین الہامات وکرامات اولیا کو مشرک و بدعتی بناتے ہین اور وہ اونکو مشترک وکافر -

بعض مفوضین (غیر مؤلین) بعض صفات خداوند تعالے (قرب ومعیت) کو کافر بناتے ہین اور وہ اونکو مشبہ ومجسم یا معطل -

بعض قائلین فضیلت جزی حضرت علی مرتضےٰ علیہ السلام کو شیعہ و بدعتی ٹھہراتے ہین اور وہ اونکو خارجی وعلے ہذا القیاس -

مسلمانون مین یہہ گروہ اہلحدیث بے تعصب طالب حق ومحقق کہلاتا تھا اور مین بہی وہی عناد قدیم پہیلانے لگا ہے جسنے مسلمانون کو تہتر فرقون مین منقسم

[*] عینی وعلاتی کے تشریح بہت جگہہ ہوچکی ہے دیکہو ضمیمہ نمبر ۱ جلد ۷ اشاعۃ السنہ وغیرہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرر کہا ہے بلکہ سچ پوچھو تو اِنکا تعصب وعناد اونکی تعصب وعناد سے کسقدر بڑھ گیا ہے اونکو تو اپنے مخالفین اصول و فروع سے (مثلاً شیعہ کو سُنی سے اور سُنی کو شیعہ سے) تعصب وعناد تھا انہوں نے اپنے ہی گھر والوں (موافقین فی الاصول والفروع) سے عناد اور باہم جنگ وفساد شروع کردیا ہے۔ انکی خانہ جنگی پر اب یہہ رباعی جو پہلے عام مسلمانوں پر صادق آرہی تھی بڑھ چڑھ کر صادق آتی ہے

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا * دلِ دشمنان ہم نکردند تنگ
ترا کے میسر شود این مقام * کہ با دوستانت خلافست و جنگ

لہذا وہ مضمون ترقی معکوس جو کہ مین پہلے اپنے علاقی بہائیون کی خدمت مین پیش کرچکا ہوں اب اونکی خدمت مین پیش کرتا ہوں اور اِس خصوصیت کے سبب جو مجہکو اِس گروہ سے حاصل ہے کمال اخلاص و تپاک سے ملتمس ہون کہ وہ اِس مضمون کو بغور ملاحظہ فرماکر تکفیر و تفسیق و تضلیل و تبدیع اخوان اہل اسلام سے باز آئین۔ اور مسلمانونکا نمبر جو پہلے ہی پاس ہونے کے درجہ سے نہایت کمی پر ہے اور نہ گہٹا دین۔ اور اولاً عام مسلمانون کی حالت ضعف و قلت ہے پہر خاص اپنے گروہ (جو عام مسلمانون کی نسبت ایسے ہین جیسے آٹے مین نمک) کی قلت اور عام مسلمانون کی نظرون مین اُنکی حقارت و ذلت پر ترس کہائین۔ اِس قلت و ذلت کو اور نہ بڑہا دین۔ اور اپنی ترقی معکوس بہ اپنے مخالفین کو نہ ہنسا ئین۔

اور اگر کسی صاحب کو اپنا علمی زور دکہانا اور دو چار رسالے متضمن تکفیر و تفسیق اہل اسلام تیار کرکے رسالدار یا دفعدار کہلانا اور مصرعہ مشہور ہے ہم پانچوان سوار دہلی سے آئے ہین کا مصداق بنکر مولفین و مناظرین کے شمار و قطار مین داخل ہونا مد نظر ہے۔ تو وہ یہہ زور علمی مخالفین اسلام کی بحث و جواب مین دکہائین۔ کسی عیسائی یا یہودی کے جواب مین قلم اوٹہائین یا آریا برہمو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دہریہ و غیرہ کی خبرلین۔ اپنے ہی مسلمان بہایئون پر کیون ہاتہ صاف کرتے ہین اور اگر
اونکو صرف مسلمانون ہی کا مقابلہ کرنا آتا ہے۔ مخالفین اسلام سے کلام و مقابلہ کا اونکو
نے کوئی حرف نہین پڑہا تو مسلمانون مین سے اپنے گروہ اہل حدیث کو چھوڑ کے
اور فرقون سے (جنکو وہ بدعتی کہتے ہین) کام چلا وین۔ دست خود دہان
خود پر عمل کرنے سے تو باز آئین۔

اسمین شاید ہماری دیندار پرہیز گار بہائیون کو یہہ شبہہ پیدا ہو کہ ہم حق گو نہ
پژوہ کیسے ہوئے جب ہمنے اپنے گروہ کے کفر و بدعت پر سکوت کیا۔ یہی تو مداہنت
ہے جس مین بدعتی دنیا مین لوگ مبتلا ہین۔ دیندار و پرہیز گار تو وہی لوگ ہین
جو پہلے اپنے گہر والون کی خبر لین۔

اسکا جواب یہہ ہے۔ کہ جن امور پر آپ لوگ ایک دوسرے کی تکفیر و تضلیل کرتے ہین انمین
بعض امور تو اسلام و ایمان کی جڑہ ہین۔ وہ سب جب کفر ہین تو خدا جانے پہر اسلام
و ایمان کس چیز کا نام ہے اور اسکی اثبات کی سبیل کونسی ہے۔؟ اور بعض امور
جسکو آپ کفر ضلالت سمجھتے ہین بحکم شارع کفر و ضلالت نہین انکا کفر یا ضلالت ہونا
صرف آپ لوگون کے خیال و اجتہاد کا نتیجہ ہے

امور قسم اول کا مدار اثبات اسلام ہونا ہمارے مضمون ریویو براہین احمدیہ مین نمبر ۲، ۶
و ۷ و ۹ وغیرہ اشاعۃ السنہ مین بخوبی ثابت ہو چکا ہے۔

امور قسم دوم سے بطور تمثیل دو امر تفویض قرب و معیت و تجویز فضیلت جزئی کا کفر
و ضلالت نہونا اس مقام مین ثابت کیا جاتا ہے۔ ان ہی پر اور امور کفریہ (جنکو یہ حضرات کفر
قرار دیتے ہین ناظرین قیاس فرما سکتے ہین۔

تفویض قرب و معیت کا کفر و ضلالت نہونا

خدا تعالے کے قرب و معیت کو (عام بندون سے خواہ خاص مومنین سے) جنکا آیات

© rasailojaraid.com

(۱) هو معكم اينما كنتم و الله	ترجمہ وہ ساتھ تمہارے ہے جہاں کہیں تم ہو	مندرجہ حاشیہ وغیرہ میں فرض کر
بما تعملون بصير	اور اللہ تمہارے عملوں کا دیکھنے والا ہے	یہہ علم یا رحمت یا نصرت سے تاویل
(۲) ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم	کہیں تین کا مشورہ نہیں ہوتا جہاں	کرنا اور ان صفات کی نسبت یہ مجمل
ولا خمسة الا هو سادسهم ولا ادنى	خدا انکا چوتھا نہو اور نہ پانچ کا	اعتقاد اونکا رکھنا کہ جسطرح خدا کی
من ذلك ولا اكثر الا هو معهم اينما	جہاں وہ چھٹا نہو اور نہ اس سے	ذات مقدس کو لائق ہے اسطرح
كانوا - (مجادلہ ع ۲)	کم نہ زیادہ جہاں وہ انکے ساتھ نہو	وہ عام بندوں سے یا خاص مومنوں سے
(۳) نحن اقرب اليه من حبل الوريد (ق ع ۲)	ہم انسان سے اسکی رگ جان سے نزدیک ہیں	قریب ہے جیسا اوسکو شایان
(۴) نحن اقرب اليه منكم ولكن	ہم تم سے بھی زیادہ مرنے والے کے نزدیک	ہے وہ اونکے ساتھ ہی عین اتباع
لا تبصرون (واقعہ ع ۲)	ہوتے ہیں پر تم نہیں جانتے	حدیث و قرآن ہے اور اسی
(۵) ان الله مع الذين اتقوا والذين	خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے	اعتقاد پر سلف
هم محسنون	اور اونکے ساتھ جو نیکوکار ہیں	صالحین —

صحابہ و تابعین اور اونکے اتباع صالحین گذرے ہیں - پھر اس اعتقاد کا کفر و ضلالت ہونا کیا معنے رکہتا ہے اور کسی اہل علم و فہم و انصاف سے یہ جرأت کب ہو سکتی ہے

ہماری اس **کلام** میں **دو** دعوی ہیں - **اوّل** یہہ کہ صفت قرب و معیت میں تفویض و عدم تاویل عین اتباع حدیث و قرآن ہے **دوم** یہہ کہ سلف صالحین صحابہ تابعین وغیرہ اسی اعتقاد پر گذرے ہیں ان دعاوی پر ہمارے پاس ایسے دلایل موجود ہیں جنمین کسی صاحب علم و فہم کو مجال مقال نہیں ہے —

دلیل دعوی اوّل

قرب و معیت وغیرہ صفات باری تعالے **متشابہات** سے ہیں - اور **متشابہات** کی **نسبت** قرآن و حدیث میں صاف **ہدایت وارد** ہے کہ انکی **حقیقت** و مراد کا علم خدا کی **سپرد** کریں اور اون میں تاویل کو دخل ندیں اور اونپر

© rasailojaraid.com

یہہ مجمل ایمان و اعتقاد رکہین "آمنا بمراده بذلک" یعنے جو خدا تعالے کی ان صفات سے مراد ہے ہم اسپر ایمان لائے۔ اس سے صاف اور بدیہی طور پر یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرب و معیت وغیرہ صفات خداوندی کی نسبت قران و حدیث کی یہی ہدایت ہے کہ ان کی حقیقت و مراد کا علم خدا کی سپرد کرین اور اونمین تاویل کو دخل ندین اور یہہ اجمالی اعتقاد و ایمان رکہین کہ جس طرح خدا کو لایق ہے وہ ہمارے ساتھہ ہی جیسا اسکو سزاوار ہے ہم سے قریب ہے وہو المدعا۔

اس دلیل کے پہلے دعوی کا ثبوت

یہہ مقدمہ (اولے) فریقین (مدعیین و مفوضین) کے نزدیک مسلم ہے چہوٹے بڑے۔ نئی پرانے عربی فارسی ہندی وغیرہ کتب و رسایل فریقین مین صاف تصریح ہے کہ صفات قرب و معیت وغیرہ متشابہات سے ہین۔ لہذا اس مقدمہ کی ثبوت مین شہادت و نقل اقوال علما کی چندان ضرورت نہین و مع ہذا بخوف انکار ناواقف یا متعصب اشخاص تحقیق ہوس کے اسکی ثبوت مین چند اقوال علما و مسلم الطرفین کو پیش کیا جاتا ہے شیخ امام محدث سیوطی نی تفسیر اتقان مین فرمایا ہے آیات صفات بہی متشابہات سے ہین

ومن المتشابه آيات الصفات ولابن اللبان فيها تصنيف مفرد نحو الرحمن على العرش استوى۔ وكل شيء هالك الا وجهه ويبقى وجه ربك ولتصنع على عيني۔ يد الله فوق ايديهم وحكم المتشابه اعتقاد الحقية قبل [illegible] وهو مثل المقطعات في اوائل السور مثل قوله وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة فان هذه الاية محكمة في وجوب رؤية الله تعالى

ابن اللبان نے اسباب مین ایک کتاب جداگانہ تالیف کی ہے ان صفات متشابہ کی مثال یہہ اقوال خداوندی ہین۔ کہ وہ عرش پر ہے اسکے منہہ کی سوا سب کچہہ فنا ہونیوالا ہے خدا کا منہہ باقی رہیگا۔ اور تا کہ تو پرورش پاوے میری آنکہون کے سامنے۔ خدا کا ہاتہہ اونکے ہاتہون پر ہے تفسیر احمدیہ مین ہے۔ متشابہ کا حکم یہہ ہے کہ انکے حق ہونے پر بن سمجہے ایمان لاوین اور اسکی مثال وہ مقطعات حروف ہین جو سورتون کے ابتدا مین ہین

© rasailojaraid.com

ترقی معکوس کا عکس بعض اہل حدیث پر

متشابه في حق الكيفية
اذ يلزم منها الجهة والمكان فرددناها
الى المحكم وهو قوله ليس كمثله شيء
فقلنا لا نعلم كيفية الرؤية لتحقيق
اصل الرؤية هكذا ذكر الشيخ الامام
فخر الاسلام البزدوي فعلم من هذا
ومما ذكرنا سابقا ان المتشابه اما
ما لا يفهم معنى اصلا مثل الم
وغير ذلك ويسمى هذا مقطعات
واما ما يفهم معنى بحسب اللغة ولا يعلم
ما ذا اراد منه المتكلم لان معناه الظاهر
يكون مخالفا للمحكم كقوله وجه الله
ويسمى هذه آيات الصفات ولها
المقطعات في اوائل السور تسعة
وعشرون الى ان عدها ثم قال
واما آيات الصفات فكثيرة في
القرآن منها قوله الرحمن على
العرش استوى - ولتصنع على عيني
وكل شيء هالك الا وجهه ويبقى
وجه ربك - ويد الله فوق ايديهم
والسموات مطويات بيمينه ويوم

اور خدا کا یہ قول کہ کتنے منہ اس روز ترو
تازہ ہونگے۔ خدا کو دیکھتے ہونگے۔ کیونکہ [illegible]
مسلمانوں کے لئے دیدار خدا ثابت کرتا ہے
تو محکم ہے پر اس دیدار کی کیفیت [illegible]
ہے کیونکہ ظاہر [illegible] جہت
اور مکان ثابت ہوتا ہے۔ اسلئے [illegible]
آیت متشابہ کو [illegible] آیت محکم کے [illegible]
[illegible] کیا۔ اور [illegible]
کہ ہم اس کیفیت دیدار کو نہیں جانتے [illegible]
دیدار کو [illegible] اور اسکی ذات کو [illegible]
ہیں۔ ایسا ہی شیخ امام فخر الاسلام بزدوی نے
فرمایا ہے۔ پس اس سے اور ہمارے بیان
سابق سے معلوم ہے کہ آیات متشابہات
دو قسم ہیں۔ ایک وہ جنکے معنے کچھ
نہیں آتے جیسے الم وغیرہ انکو مقطعات
کہتے ہیں۔ دوسرے وہ جنکے لغوی معنے
معلوم ہیں پر انکے مرادی معنے معلوم
نہیں۔ کیونکہ ظاہری معنے لغت سے [illegible]
ہوتے ہیں۔ آیت محکم کے مخالف ہیں جیسے خدا [illegible]
کے [illegible] کا ہونا۔ انکو آیات صفات [illegible]
ہیں۔ مقطعات سورتوں میں انتیس ہیں [illegible]

© rasailojaraid.com

یکشف عن ساق وهو القاهر فوق عباده
ونحن اقرب اليه من حبل الوريد - جاء
ربك او ياتي ربك وبقي وجه ربك
ومن دون الله اينما تولوا فثم وجه
الله - وهو معكم اينما كنتم
ونفخت فيه من روحي - وسنفرغ لكم
ايها الثقلان - الله نور السموات و
الارض - وجوه يومئذ ناضرة
الى ربها ناظرة - فان هذه كلها
متشابهات وتمت عليها من كتب
التفاسير

(تفسیر احمدی)

نوٹ - اس عبارت تفسیر احمدی از
ایسی بات کوئی نہیں ہے جو اور تفاسیر
مین نہو - لہذا کوئی صاحب جو تفسیر احمدی کے معتقد
ہون اس عبارت کے نقل کرنے پر معترض
نہیں ہو سکتے جس بات پر وہ معترض ہونگے
وہ بات ہم ان ہی کی معتبر و مسلم کتب تفسیر
و اصول سے نکال دینگے -

حروف مین پھر انکو شمار کیا - اور الجملہ ایسی آیات
متشابہات قرآن مین بہت ہین - از انجملہ خدا
تعالے کے ایسے اقوال کہ خدا عرش پر بیٹھا ہے - اور تا
کہ تو اے موسے میری آنکھون کے سامنے پرورش
پاوے - اور سب کچھ خدا کے منہہ کے سوا فنا
ہونے والا ہے خدا کا منہہ باقی رہیگا تیرے رب
کا ہاتھ انکے ہاتھون پر ہے - آسمان خدا کے داہنے
ہاتھ مین لپیٹے ہونگے - کتنا بگاڑ کیگا
وقت مین لیٹے خدا کے بارہ مین قصور کیا جس
دن خدا تعالے پنڈلی کہولیگا - وہ غالب ہے اپنے بندون پر غالب
ہے اور انسان سے اوسکی رگ جان
سے زیادہ قریب ہے تیرا رب آیا یا آویگا
اور خدا کے پاس آور اوسکے سوا جدہر تم
منہہ پہیرو وہان خدا کا منہہ ہے - وہ تمہارے
ساتھہ ہے جدہر تم ہو - ہمنے آدم مین اپنی
روح پہونکدی ہم تمہارے لئے اے جن
و انسان جلد فرصت نکالتے ہین خدا
آسمانون اور زمین کا نور ہے - کتنے منہہ
اوسدن تر و تازہ ہونگے خدا کی طرف دیکھنے
والے - یہہ آیات سبھی متشابہات ہین
غیرہ یہہ بات تفاسیر مین پائی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی حجۃ اللہ البالغہ مین آیات صفات کو متشابہات سے شمار کیا ہے۔ اصل عبارت جناب خاتمہ مبحث مین تفویض مین منقول ہو گی

شیخ ابن تیمیہ و ابن القیم وغیرہ (اکابر فریق اول) نے گو صفت استواد فوقیت کو محکمات سے شمار کیا ہے۔ مگر آیات قرب و معیت کو انہون نے بھی متشابہ قرار دیا ہے چنانچہ شیخ ابن القیم نے اعلام الموقعین مین دلایل فوقیت کے اقسام بیان کر کے فرمایا ہے یہ اون دلایل کے (جیسے خدا کا عرش پر اور مخلوق سے اوپر ہونا ثابت ہوتا ہے) اقسام ہین انکی جزئیات (افراد) بہ تفصیل بیان کیے جاوین تو ہزار دلیل بنے جیہون نے ان دلائل کو چھوڑ رکھا ہے اور اس متشابہ قول خداوندی سے کہ وہ تمہارے ساتھ ہے جہان کہین تم ہو دو یا کر دیا ہے۔

> فهذه انواع الادلة السمعية المحكمة اذا بسطت افرادها كانت الف دليل على علو الرب على خلقه واستوائه على العرش فترك الجهمية ذلك كله وردوه بالمتشابه من قوله وهو معكم اينما كنتم (اعلام ابن القيم)

شیخ ابن تیمیہ نے اپنے رسالہ حمویہ مین ان آیات قرب و معیت کا متشابہ ہونا تسلیم کیا ہے پھر انہین تاویل کر کے اونکو آیات استوا و فوقیت کے تابع کیا ہے۔ اور اس تاویل کو تاویل ممنوعہ سے مستثنیٰ و علیحدہ کر دیا ہے۔ اونکا اصل کلام مقام بیان و مقال فریق دوم مین آویگا۔ انشا اللہ تعالےٰ۔

ایک چند اوراق کا نو طبع رسالہ جسکو بعض مکفرین اہل تفویض نے امام احمد بن حنبل کے نام سے کسی گمنام مطبع مین چھپوایا ہے خدا کا عرش پر ہونا بیان کر کے کہا کہ اگر کوئی بدبختی و جہل کا قائل خدا تعالیٰ کے اس قول سے کہ ہم انسان سے اسکی رگ جان سے قریب تر ہین یا اس قول سے کہ وہ تمہارے ساتھ ہے جہان کہین تم ہو یا اس قول سے کہ کہین تین شخص چھپکر باتین نہین کرتے ہین

> وان احتج مبتدع اي مخالف بقوله ونحن اقرب اليه من حبل الوريد او بقوله عز وجل وهو معكم اينما كنتم او بقوله ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم

© rasailojaraid.com

جہان خداے تعالےٰ نے ایسی چیزین کہتا ہو یا مثل ان کی اور

> ونحو هذا من متشابهات القرآن قيل انما يعني بذلك العلم +

متشابہات قران سے استدلال کرے تو اسکا جواب یہ ہے کہ ان اقوال مین معیت اور قرب بالخصوص خداوندی سے اسکا علم مراد ہے

ایسا ہی اس گروہ کے بہت رسائل - عربی - فارسی - ہندی - وغیرہ مین ان صفات قرب و معیت کو متشابہ کہا ہے جنکی نقل و تفصیل سے طول کا خوف ہے -

بالجملہ اس وصف قرب و معیت کا متشابہات سے ہونا اس وقت تک فریقین مفوضین و مؤولین مانتے ہین اور خاصکر مؤولین اس غرض سے کہ صفتین محکم بنکر صفت فوقیت و استوا کا (جنکو وہ محکم سمجھتے ہین) مقابلہ و معارضہ نکرین متشابہ ہوکر انکی تابع رہین بڑے زور شور کے ساتھہ انکو متشابہ قرار دیتے ہین - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلا مقدمہ دلیل دعوی اول کا اس گروہ مؤولین کے نزدیک بغیر کسی قسم کے چون و چرا کے مسلم ہے

دلیل دعوی اول کے دوسرے مقدمہ کا ثبوت

خدا تعالےٰ نے قران مین فرمایا ہے -

> هو الذي انزل عليك الكتاب منه آيات محكمات هن ام الكتاب واخر متشابهات فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله - وما يعلم تاويله الا الله والراسخون في العلم يقولون آمنا به كل من عند ربنا وما يذكر الا اولوا الالباب (آل عمران ع)

خدا تعالےٰ وہ ہے جسنے تجہپر اے رسول کتاب اوتاری ہے جسکی بعض آیتین صاف صاف مطلب بتاتے ہین وہ اس کتاب کے اصول ہین اور دوسری متشابہ (جنکی مراد سمجھنے مین اشتباہ ہو) اسپس جنکے دلون مین ٹیڑہاپن ہے وہ گمراہی اور تاویل کی تلاش مین ان ہی متشابہ آیتون کے پیچھے پڑتے ہین - حالانکہ انکی تاویل بجز خدا کو ئی

© rasailojaraid.com

نہیں جانتا اور جو علم میں ثابت قدم ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان آیات پر ایمان لائے [illegible]
یہ سب ہی ہمارے رب کی طرف سے ہیں۔ یہ بات [illegible]
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے (جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں ہے) [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا [illegible]

عن عائشة رضي الله عنها قالت تلا رسول الله صلى الله عليه
وسلم هذه الآية وقال إذا رأيت الذين يتبعون
ما تشابه منه فأولئك الذين سمى الله فاحذروهم
(صحیح بخاری صفحہ ۶۵۰ و مسلم ص ۳۴۹)

جو آیات متشابہ ہیں ان کے پیچھے [illegible]
ہیں تو ان سے [illegible]
نام لیا ہے [illegible] ان کو [illegible]
جو کہا ہے۔

جمہور علما (صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین) اسی پر ہیں کہ آیات متشابہات کے [illegible]
خدا کو کوئی نہیں جانتا۔ اور اس آیت میں والعلم [illegible] الا اللہ پر وقف ہے اور [illegible]

ذهب الأكثرون إلى أن الواو في قوله
والراسخون واو الاستئناف وتم الكلام
عند قوله وما يعلم تأويله إلا الله وهو قول
أبي بن كعب وعائشة وعروة بن الزبير
ورواية طاؤس عن ابن عباس أيضاً وبه قال
الحسن وأكثر التابعين واختاره الكسائي والفراء
والأخفش فقال لا يعلم تأويل المتشابه
إلا الله ويجوز أن يكون في القرآن تأويل
استأثر الله بعلمه ولم يطلع عليه أحداً
من خلقه كما استأثر بعلم الساعة
ووقت طلوع الشمس من مغربها

میں کہا ہے کہ اکثر علما کا یہی قول ہے کہ [illegible]
قول خداوندی والراسخون فی العلم میں
واو برسر کلام ہے یعنی [illegible]
پہلا کلام وہیں تک ہے۔ تمام آیات متشابہ کی تاویل
بجز خدا کے کوئی نہیں جانتا یہی بات ابی بن
کعب و عائشہؓ و عروہ بن زبیر فرماتے ہیں
یہی حضرت ابن عباس سے [illegible]
کیا ہے یہی حسن بصری [illegible]
ہے اور اسی کو امام کسائی فرا اور اخفش
(نحوی اماموں) نے اختیار کیا ہے [illegible]
ہیں متشابہ کی تاویل کو بجز خدا کے کوئی

© rasailojaraid.com

[illegible] عیسی علیہ السلام

[illegible] في

[illegible] في المحكم [illegible]

[illegible] ذلك قرءة

[illegible] تاويله الا عند الله والراسخون في

العلم يقولون امنا به كل من عند ربنا و

[illegible] في العربية [illegible] قال

ان يبين [illegible] لقولهم امنا به [illegible]

[illegible] الراسخين [illegible] المتشابه

نہیں جانتا اور قرآن میں ایسی تاویل کا جسکا علم خدا سے مخصوص ہو دوسرے کو اوس نے نہ بتائی ہو پایا جانا جائز ہے اسکی نظیر علم وقت قیامت ہے اور وقت طلوع آفتاب جانب مغرب سے اور دجال کے نکلنے - اور حضرت عیسے کے آسمان سے اوترنے کا وقت وغیرہ اور لوگوں کو آیات متشابہات پر صرف ایمان لانے کا حکم ہے اور آیات محکمات پر ایمان اور عمل دونوں کا حکم ہے

[illegible] تصدیق ابن مسعود کی قرأت سے ہوتی ہے جسکے یہہ الفاظ ہیں - ان تاویلہ الا عند الله - اور اوسکے معنے یہہ ہیں کہ متشابہ کی تاویل کا علم بجز خدا کے کسیکو نہیں ہے یہی بات قواعد عربیہ کے رو سے زیادہ تر قرین قیاس اور ظاہر آیت سے مناسب ہے ابن عباس و سدی و مجاہد نے کہا ہے خدا نے ان لوگوں کی مدح کی ہے کہ انہوں نے آیات متشابہات کو بن سمجھے مان لیا [illegible] بن سمجھے آمنا کہتا ہے

[illegible] لوگوں کا اسمیں اختلاف ہے کہ متشابہات پر کسیکا

هل المتشابه مما يمكن الاطلاع على علمه او لا يعلمه الا الله على قولين منشأهما الاختلاف في قوله والراسخون في العلم هل هو معطوف ويقولون حال او مبتدأ خبره يقولون والواو للاستئناف

مطلع ہونا ممکن ہے یا یہہ کہ بجز خدا کے کوئی اون کو نہیں جانتا یہہ اختلاف اس اختلاف سے پیدا ہوا ہے کہ لفظ والراسخون لفظ الله پر معطوف ہے اور لفظ یقولون اسکا حال ہے یا یہ مبتدا ہے اور یقولون اوسکی خبر ہے

© rasailojaraid.com

على الاول طائفة يسيرة منهم
مجاهد وهو رواية عن ابن عباس
××× واختار هذا القول النووى
فى شرح مسلم انه الاصح لانه يبعد ان
يخاطب الله عباده بما لا سبيل لاحد
من الخلق الى معرفته وقال ابن
الحاجب انه الظاهر واما الاكثرون
من الصحابة والتابعين و
اتباعهم خصوصا اهل السنة
فذهبوا الى الاول وهو
اصح الروايات عن ابن عباس
رضى الله عنه وقال ابن السمعانى
رضى الله عنه لم يذهب الى القول
الاول الا شرذمة قليلة
واختاره القتيبى قال وكان
يعتقد مذهب اهل السنة
لكنه سها قال ولا غرو ان لكل
جواد كبوة ولكل عالم هفوة
قلت ويدل لصحة مذهب الاكثرين
ما اخرجه عبد الرزاق فى تفسيره و
والحاكم فى مستدركه عن ابن عباس انه كان

تھوڑے لوگ جنمیں ایک مجاہد تابعی ہے اور ایک
روایت ہیں ابن عباس سے ہیں کہ متشابہات
پر اطلاع ممکن ہے۔ امام نووی نے شرح مسلم میں
اسی قول کو پسند کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ
بعید از قیاس ہے کہ خدا تعالے اپنے بندوں
کو ایسے امر سے مخاطب کرے جسکو کوئی
سمجھ نہ سکے۔ ابن حاجب نے بھی اسکو
ظاہر قرار دیا ہے۔ ولیکن اکثر صحابہ و تابعین
اور انکی اتباع خصوصاً اہل سنت اسی پر ہیں کہ علم
متشابہ کسیکے لئے ممکن نہیں ہے یہی روایت ابن
عباس سے صحیح ہے۔ ابن السمعانی نے کہا کہ پہلا قول بہت
تھوڑے سے لوگوں کا ہے قتیبی نے بھی اسکو
اختیار کیا تھا۔ اور وہ اسکو اہل سنت کا
مذہب سمجھتا تھا لیکن وہ اسمیں بھول گیا
اور یہ انوکھی (یا دھوکہ کی) بات نہیں ہے کیونکہ
گھوڑے منہ کے بل گر پڑتے ہیں اور بھی
عالم بھول جاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں (امام
سیوطی فرماتے ہیں) اکثر صحابہ وغیرہ کے
قول کی صحت پر دلیل یہ روایت ہے جسکو
عبد الرزاق نے تفسیر میں اور حاکم نے مستدرک
میں ابن عباس سے نقل کیا ہے (باقی عنقریب)

* اس رسالہ کا جواب حضرت شاہ ولی اللہ کی کلام میں جو عالم محدث پر منقول ہوگا پورے طور پر ادا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔